

عبدالرحیم خانِ خانان: یادداشت اور مہر سے مزین کنز العمال کا ایک مخطوطہ

عارف نوشاہی*

[مجلس العلماء حافظ نذیر احمد (م: ۱۹۲۷) ماہر آثار قدیمہ ایشیا تک سوسائٹی بنگال، کلکتہ کی یاد میں، جنہوں نے عبدالرحیم خانِ خانان کے کتب خانہ کے آثار باقیہ کا ہندوستان میں پہلی دفعہ سراغ لگا کر تحقیقی مقالات پیش کیے۔]

عبدالرحیم مخاطب بہ خانِ خانان، محمد بیرم خان کا بیٹا، اکبر بادشاہ کا سپہ سالار اور وزیر اعظم، جہانگیر بادشاہ کا اتالیق، ۱۴ صفر ۹۶۴ھ / ۱۷ دسمبر ۱۵۵۶ء کو لاہور میں پیدا ہوا اور ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء میں انتقال کر کے دہلی میں دفن ہوا۔ اس کی کتاب دوستی، علم پروری اور دریا دلی ضرب المثل ہے۔ خانِ خانان کا دربار عالموں، ادیبوں، شاعروں، خوش نویسوں اور دیگر ہنرمندوں سے بھر رہتا تھا۔ وہ خود بھی شاعر اور صاحب تصنیف تھا۔ ۹۹۸ھ / ۱۵۸۹-۹۰ء میں اکبر کے کہنے پر ظہیر الدین بابر کے بابر نامہ یا تووزک بابری کا ترکی سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ عبدالرحیم کی زندگی ہی میں عبدالباقی نہاوندی (۹۷۸-۹۷۹ھ / ۱۵۷۰-۱۶۳۷ء) نے ۱۰۲۵ھ / ۱۶۱۶ء میں مآثر رحیمی لکھی جس میں عبدالرحیم کے خاندانی حالات، اس کے دربار میں جمع علماء، فضلا، شعرا کے حالات اور اس کی معارف پروری کا تذکرہ ہے۔^۲

مآثر رحیمی پر مبنی خانِ خانان بیرم اور عبدالرحیم کے سوانحی واقعات کا فارسی سے اردو ترجمہ بھی مآثر رحیمی نام سے شائع ہو چکا ہے، مترجم سید منصور علی سہروردی، نظر ثانی شریف حسین قاسمی، حواشی و ضمیمہ جات حسن بیگ، الفیصل ناشران، لاہور، ۲۰۱۸ء۔

مثنیٰ دہبی پر شاد کا بیٹھ ملازم راج جو دھ پور کی اردو کتاب خانِ خانان نامہ (سوانح عمری خانِ خانان عبدالرحیم

* سابق پروفیسر، شعبہ فارسی، گورڈن کالج، روالپنڈی

خان)، ڈاکٹر حسن علی بیگ کے مقدمہ اور حواشی کے ساتھ، انسٹی ٹیوٹ آف سنٹرل اینڈ ویسٹ انڈین اسٹڈیز، کراچی یونیورسٹی نے ۱۹۹۰ء میں شائع کی۔

ڈاکٹر سید حسین جعفر حلیم (شعبہ فارسی کراچی یونیورسٹی) کی فارسی کتاب شرح احوال و آثار عبدالرحیم خان خانان و خدمات او برای پیشرفت ادبیات فارسی، عبدالرحیم اور اس کی علمی خدمات پر ایک جامع کتاب ہے۔^۳

حال ہی میں ایک انگریزی کتاب *Celebrating Abdur Rahim Khan-i-Khanan* مرتبہ شکیل حسین، دہلی سے ۲۰۱۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں عبدالرحیم کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر ہندوستانی اور غیر ہندوستانی لوگوں کے گیارہ مقالات اور کچھ ضمیمے ہیں۔ دوسری کتاب ٹی سی اے رگھون کی ہے:

Attendant Lords: Bairam Khan and Abdur Rahim, Courtiers and Poets in Mughal India, T.C.A. Raghavan, Harpercollins (India), 2017, 352pp.

عبدالرحیم کا ذاتی کتب خانہ نفیس قیمتی کتب پر مشتمل تھا، جو اکبر کے شاہی کتب خانے کی فکر کا تھا۔ یقیناً اس میں ہزاروں کی تعداد میں کتب ہوں گی۔ اس کتب خانے کی مرکزیت کے بارے میں یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے اور واقعات سے معلوم ہوتا ہے کتابیں کسی ایک مقام پر نہ تھیں بلکہ آگرہ، احمد آباد، برہان پور، لاہور، دہلی، سرخ مالوہ میں، جہاں جہاں عبدالرحیم کی حویلیاں اور جاگیریں تھیں، اس کی کتابیں تھیں۔ وہ مطالعے کا بہت شائق تھا اور جہاں جاتا کتابیں اپنے ساتھ رکھتا۔ نہاوندی نے اس کے کتب خانے کے انتظام و انصرام اور اس میں کام کرنے والوں کا فرداً فرداً ذکر کیا ہے۔ جیسے ملا عبدالرحیم عنبرین قلم ہروی (خطاط)، ملا محمد امین (جدول کش و تذهیب کا ماہر)، ملا محمد حسین ہروی (جلد ساز)، ملا محمد مومن ہروی (خطاط جلی نویس)، میر باقی ماوراء النہری (داروغہ کتاب خانہ)، میاں ندیم (نقاش)، بہبود (خطاط، نقاش، طلا دوز)، مولانا مشفق (نقاش)، مادہ ہندو (نقاش)، مولانا ابراہیم (نقاش، خوش نویس، مذہب، صحاف، حکاک و کتاب دار)۔^۴ عبدالرحیم کو کچھ کتب اپنے والد سے وراثت میں ملی تھیں، باقی خود اس نے اپنے ذوق و شوق سے جمع کی تھیں۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنے کتب خانے کے لیے جو کتاب حاصل کرتا، اس پر اپنے قلم سے اس کے بارے میں کچھ لکھ دیتا اور اپنی مہر ثبت کرتا۔ عبدالرحیم کی وفات کے بعد اس عظیم

الشان کتب خانے کی ہزاروں نادر روزگار کتابیں کہاں گئیں؟ یہ کتب خانہ کب اور کیسے برباد ہوا؟ اس کا جواب تاریخ کے اوراق میں تلاش کرنا ہوگا۔ تاہم اس کتب خانے کی باقیات الصالحات گاہے گاہے مختلف کتب خانوں میں دریافت ہوتی رہتی ہیں، جس کی تصدیق ان کتابوں پر عبدالرحیم کے قلم سے لکھی یادداشتوں اور اس کی مہروں سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ محض گنتی کی چند کتابیں ہیں جو اب تک دریافت ہوئی ہیں۔

عبدالرحیم کے کتب خانے اور اس کی باقیات سے متعلق چند مضامین شائع ہو چکے ہیں:

- حافظ نذیر احمد، ”عبدالرحیم خان خاناں اور اس کا کتب خانہ اور اس کی موجودہ بقیہ یادگاریں“، معارف، اعظم گڑھ، نومبر ۱۹۲۴ء، ص ۳۳۹-۳۵۰؛
- حافظ نذیر احمد، ”عبدالرحیم خان خاناں، خان خاناں کے کتب خانہ کی قلمی کتابیں“، معارف، اعظم گڑھ، دسمبر ۱۹۲۴ء، ص ۴۱۵-۴۳۰؛ اس میں انھوں نے ہندوستان کے مختلف کتب خانوں میں داخل ہونے والے ایسے آٹھ مخطوطات کا ذکر کیا ہے جو پہلے عبدالرحیم کے کتب خانے کی زینت رہ چکے تھے۔

- Hafiz Nazir Ahmad, *Note on the Library of Abdur Rahim Khan-e-Khanan, The first Prime Minister of the Emperor Akbar, Journal of the Department of Letters, Vol.XVI, Calcutta, Calcutta University Press, 1927.*

شمس العلماء حافظ نذیر احمد (وفات: مارچ ۱۹۲۷ء) ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کلکتہ سے منسلک تھے اور اپنے ادارے کے لیے ہندوستان بھر سے مخطوطات تلاش کرتے تھے۔ بعد میں کلکتہ میوزیم میں آثار قدیمہ کی تحقیق کا کام ان کے سپرد ہوا۔ ہندوستان کی سیاحت اور کتب کی تلاش کے دوران انھیں عبدالرحیم کے کتب خانے میں رہ چکے متعدد مخطوطات ملے جن پر عبدالرحیم کی یادداشتیں اور مہریں تھیں۔ انھوں نے ان مخطوطات سے متعلق پہلی انگریزی رپورٹ ۱۸-۱۹ء میں ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے جراند میں شائع کی۔ جنوری ۱۹۲۲ء میں انھوں نے کلکتہ میں منعقدہ مشرقی کانفرنس میں بھی عبدالرحیم کے کتب خانہ اور اس کی باقیات پر انگریزی میں مضمون پڑھا اور اسی کا اردو ترجمہ معارف میں شائع ہوا۔ شمس العلماء کی وفات پر سید سلیمان ندوی کا مختصر تعزیتی شذرہ معارف، اعظم گڑھ، اپریل ۱۹۲۷ء میں لکھا گیا۔

- محمد شجاع الدین، ”عبدالرحیم خان خانان کا کتب خانہ“، اورینٹل کالج میگزین، لاہور، نومبر ۱۹۶۸ء، مسلسل شماره ۱۷۵، ج ۴۲، ش ۳، ص ۷۳-۱۰۹
 - ڈاکٹر حسن بیگ نے مآثر رحیمی کے اردو ترجمہ کے ساتھ، جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، ایک ضمیمہ بعنوان عبدالرحیم کا کتب خانہ اور کارخانہ کتب (ص ۱۹۹-۲۰۵) شامل کیا ہے۔ اس میں عبدالرحیم کے کتب خانے کی باقیات جو اب تک یورپ اور ایشیا کے کتب خانوں سے ملی ہیں، ان کا ذکر ہوا ہے۔ یہ تقریباً ۲۳ کتب ہیں۔
 - خمسہ امیر خسرو دہلوی (۶۵۱-۷۲۵ھ) کا ایک نسخہ بخط سلطان علی مشہدی (۸۳۹-۹۲۶ھ) برلن جرمنی میں موجود ہے (نمبر Ms.or.fol. 1278) جو خاص طور پر ۱۰۲۶ھ / ۱۶۱۷ء میں عبدالرحیم خان خانان کے کتب خانے کے لیے تیار کیا گیا۔ اس پر خان خانان کی طویل یادداشت ہے۔ اس کے تعارف کے لیے ملاحظہ ہو:
 - سید امیر منصور، ”سندی بہ خط عبدالرحیم خان خانان (سپہ سالار اکبر شاہ گورکانی)“، ویژه نامہ نامہ فرہنگستان شہ قارہ، فرہنگستان زبان و ادب فارسی، تہران، پبلیزوزمستان ۱۳۹۴ شمسی / ۲۰۱۶ء، شماره ۵، ص ۱۹۲-۲۰۲
 - پروفیسر چندر شیکھر (شعبہ فارسی دہلی یونیورسٹی) نے عبدالرحیم خان خانان کی دستیاب ایسی ہی کچھ تحریروں کا ذکر کیا ہے اور ان کے نمونے دیے ہیں۔ ملاحظہ ہو:
- Chander Shekhar: "From the pen of Abdur Rahim Khan-i-Khanan", in *Celebrating Abdur Rahim Khan-i-Khanan: Statesman, Courtier, Soldier, Poet, Linguist, Humanitarian, Patron*. Edited by Shakeel Hossain, Aga Khan Trust for Culture, India, 2017, pp.100-123
- راقم السطور اب تک دو ایسے نسخے دریافت کر چکا ہے جن پر عبدالرحیم خان خانان کی تحریر اور مہر موجود ہے۔ ایک نسخہ ۲۰۰۹ء میں مدینہ منورہ کے عارف حکمت کتب خانہ میں تاریخ محمود شاہی کا دیکھا، جس کے تعارف پر مبنی مقالہ ملاحظہ ہو:
- عارف نوشاہی، ”عبدالرحیم خان خانان کی یادداشت اور مہر سے مزین تاریخ محمود شاہی کا ایک مخطوطہ“، معیار، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جلد ۲، شماره ۱، مسلسل شماره ۳، جنوری-جون

۲۰۱۰ء، ص ۳۵-۴۲؛ مکرر اشاعت: عارف نوشاہی، پنجاب میں فارسی ادب اور فارسی ادب سے متعلق دیگر مقالات، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۲۹-۵۵ (متن)، ۵۲۸-۵۳۰ (تصاویر) راقم السطور کو دریافت ہونے والے دوسرے نسخہ بخارا میں ملا۔

کنز العمال کا نسخہ بخارا

اپریل ۲۰۱۸ء میں بخارا (ازبکستان) کے سفر کے دوران مجھے عبدالرحیم خان خاناں کی تحریر اور مہر کے ساتھ ایک اور نسخہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جو میرے خیال میں اب تک محققین کی نظروں سے اوجھل رہا ہے اور اس کا پہلے کہیں ذکر نہیں آیا ہے۔ یہ کنز العمال کا قلمی نسخہ (نمبر ۶۰/۱۱۰۰) ہے جو وہاں کے بو علی سینا کتب خانہ میں محفوظ ہے۔^۵

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال شیخ علاء الدین علی شہیر بھتشی بن حسام الدین برہان پوری (۸۸۵-۲ جمادی الآخر ۷۹۷ھ) کا مرتبہ، احادیث نبوی کا ضخیم مجموعہ ہے جو دراصل علامہ جلال الدین سیوطی (۸۴۹-۹۱۱ھ) کی تصانیف جامع صغیر، جمع الجوامع، زوائد، اکمال کی فقہی طرز پر از سر نو ترویج اور ترتیب ہے۔ شیخ علی متقی کا یہ کارنامہ اتنا شان دار ہے کہ شیخ امام ابو الحسن بکری شافعی نے اسے دیکھ کر فرمایا: ان للسیوطی منہ علی العالمین وللمتقی منہ علیہ (سیوطی کا تمام عالم پر احسان ہے اور متقی کا سیوطی پر احسان ہے)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (وفات: ۱۰۵۲ھ) نے اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شیخ علی متقی نے اس کی ترتیب الفاظ اور فہم معانی میں بہت محنت کی ہے۔^۶

کنز العمال کے اس نسخہ کے سرورق پر عبدالرحیم خان خاناں نے اپنے قلم سے اس نسخہ کے تیار ہونے کی مختصر روداد عربی زبان میں رقم کی ہے۔ جس کا خلاصہ یوں ہے کہ ربیع الاول ۱۰۲۹ھ (فروری ۱۶۲۰ء) میں عبدالرحیم کے گھر پر ایک علمی مجلس برپا ہوئی۔ مجلس میں کنز العمال کا ذکر ہوا تو مجلس میں موجود ایک عالم دین میاں جمال محمد نے اس کا مطالعہ کرنے میں دل چسپی ظاہر کی۔ عبدالرحیم نے حکم دیا کہ کنز العمال کی دو نقلیں تیار کی جائیں، ایک اس کے لیے اور دوسری میاں جمال محمد کے لیے۔ میاں جمال محمد نے نقل خود تیار کرنے کا ذمہ لیا، چنانچہ رجب ۱۰۳۱ھ (مئی ۱۶۲۲ء) میں نقل تیار ہو گئی جو اصل سے بہتر تھی۔ عبدالرحیم نے وہ نقل میاں جمال محمد کو پیش کر دی۔

کنز العمال کا یہ نسخہ ناقص الآخر ہے اس لیے اس کے کاتب اور تاریخ کتابت کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ قیاس ہے کہ بخارا کا نسخہ، وہی ہے جو عبدالرحیم نے میاں جمال محمد کو ہدیہ کیا تھا۔ اس کا نسخہ ہے جو صاف پڑھا جاسکتا ہے، سرخیوں کا اہتمام کیا گیا ہے، تقطیع ر حلی ہے، ۲۷ سطروں کا مسطر ہے۔ حدیث اور فقہ کی کتابوں میں باب کو ”کتاب“ کہتے ہیں، چنانچہ شیخ علی متقی نے کنز العمال میں تمام احادیث کو موضوعی لحاظ سے ترتیب دیتے وقت ہر باب کو ”کتاب“ قرار دیا ہے۔ نسخہ بخارا تمام ابواب (”کتاب“) کی الف بائی ترتیب میں ایک فہرست سے شروع ہوتا ہے۔ ہر عنوان کے تحت متعلقہ موضوع کی قدرے وضاحت بھی کی گئی ہے۔ یہ نسخہ کب ہندوستان سے بخارا پہنچا؟ کچھ معلوم نہیں ہے لیکن اتنا معلوم ہے کہ بخارا میں یہ نسخہ خواجہ یار شاہ بن محمود بخاری کی تحویل میں آیا اور انھوں سے اسے وقف کر دیا۔ بادامی شکل میں واقف کی مہر نسخے پر جا بجا لگی ہوئی ہے جس کے اندر یہ عبارت کندہ ہے: ”وقف خواجہ یار شاہ ابن محمود البخاری ۱۲۲۴ھ“۔ مہر کے اندر کندہ تاریخ ۱۲۱۴ھ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ لہذا ہم یہ گمان ظاہر کر سکتے ہیں کہ تیرہویں صدی ہجری / انیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں یہ نسخہ بخارا پہنچ چکا تھا۔ اس زمانے میں خانان بخارا میں سید حیدر تورہ بن شاہ مراد کی حکومت (۱۲۱۵ تا ۱۲۴۲ھ / ۱۸۰۰ تا ۱۸۶۱ء) تھی۔

عبدالرحیم خان خانان کی یادداشت اور مہر

اب وہ یادداشت ملاحظہ فرمائیں جو کنز العمال کے سرورق پر بقلم عبدالرحیم موجود ہے۔ یادداشت کی نقل اتارتے وقت میں نے میز (slash) کی علامت / سے کام لیا ہے جو اصل سطور کی ترتیب کو ظاہر کرتا ہے۔ جہاں یہ علامت ہے وہاں سے عبدالرحیم کی یادداشت میں نئی سطر شروع ہوتی ہے۔

اللہ اکبر ولہ الحمد [والتشکر]

اتفق یوما من ایام ربیع الاول الداخل فی سنة الف وتسع وعشرين مجالسة الاولیاء وموانسة العلماء الذین احببهم واکرمهم وهم یحبوننی ویصادقوننی۔ وکان المجتمع فی بیتی والمجلس مشحون بالکتب العلمیة / من التفسیر والحديث والحکمة والادب وغير ذلك۔ انحاء کتاب کنز العمال الذی ألفه الشیخ الكامل الصفی / علی المتقی فی نظر الاحباء و ذکران هذا الكتاب عین کتاب جمع الجوامع الذی صنفه الشیخ الكامل / البحر الزاخر جلال الدین السیوطی المصری الذی قیل انه مجدد المائة الثامنة وکان الكتاب / بلا ترتیب و

تبویب ولو توجہ عالم او عامل بادراک حدیث یعسر علیہ وجدانہ ویقع فی تصدیع / کثیر و تفتیش عدید و ان قد وجد الشیخ المتقی حال الكتاب هكذا شمر عن الجهد والاجتهاد ذیلہ / وتوجه الی ترتیب الاحادیث ووضع کل حدیث فی موضعه الذی یلیق به وبؤب و صؤب و سماه کنز العمال والحق ان التوفیق بهذا الترتیب والتبویب مقبول عند الله وتخلیص للعلماء والقارئین عن التصدیع ولما رای الشیخ الكامل الفاضل الممجد میان جمال محمد / هذا الكتاب ما ل خاطرہ الشریف بمطالعتہ [كذا: لمطالعتہ] وتوجه علیہ فی باطنہ النقی ففهمت وأمرت لخدمة الكتب ان استکتبوه و اذا استکتب و کمل و تمّ اجعلوا واحد الی و واحد اللشیخ المومی الیہ / فقال الشیخ ان اجعلوا استکتابہ بحوالتی - و کمل فاستکتبه فی رجب من سنة احدى و ثلاثین و الف / و اذا رأیت خط المنقول احسن من کتابة المنقول عنه - جعلت المنقول هدیة / للشیخ الذی هو کاسمه جمالاً للعلم و الفضل و خلف الشیخ دعاء ہلی و شکرک الله سبحانہ / لتوزیع الكتب الحدیثیة عند اہلہ - فحمد آلہ ثم حمد آلہ -

حرره عبدالرحیم ابن محمد بیرم عفی عنہما.

شہر: خاک راہ اہل حق عبدالرحیم.

اردو ترجمہ:

اللہ سب سے بڑا ہے اور اسی کے لیے حمد اور شکر ہے

ربیع الاول سال ایک ہزار انتیس [۱۰۲۹] کے دنوں میں سے ایک دن، اُن اولیا اور علما کے ساتھ مجلس آرائی ہوئی جن سے میں محبت اور عزت کرتا ہوں اور وہ بھی مجھ سے سچی محبت فرماتے ہیں اور مجھے دوست رکھتے ہیں۔ اجتماع میرے گھر پر ہوا۔ مجلس میں تفسیر، حدیث، حکمت اور ادب وغیرہ کی بہت ساری علمی کتب بھی موجود تھیں۔ احباب کی نظر اچانک کنز العمال پر پڑی جسے شیخ کامل، برگزیدہ، علی متقی نے تالیف کیا ہے۔ [مجلس میں] ذکر کیا گیا کہ یہ کتاب بعینہ جمع الجوامع ہے جو علامہ جلال الدین سیوطی مصری، جنھیں آٹھویں [كذا: نویں] صدی کا مجدد کہا گیا ہے، کی تصنیف ہے۔ لیکن وہ کتاب (جمع الجوامع) بلا ترتیب و تبویب تھی۔ اگر کوئی عالم یا عامل اس سے حدیث تلاش کرنے کی غرض سے متوجہ ہوتا تو اسے دقت ہوتی اور کافی مشکل پیش آتی اور بہت ورق گردانی کرنا پڑتی۔ شیخ متقی نے جب کتاب کی یہ حالت دیکھی تو اس ضمن میں بھرپور کوشش کی اور کتاب کی ترتیب کی جانب متوجہ ہوئے اور ہر حدیث کو اس کی مناسب جگہ پر رکھا اور تبویب و تصویب کے بعد اس کا نام کنز العمال رکھا۔ حق یہ ہے کہ

ان کی یہ تہویب و ترتیب کتاب، اللہ کے ہاں مقبول ہے اور علما اور قارئین کو ایک بڑی مشکل سے نجات مل گئی ہے۔ جب شیخ کامل، فاضل، بزرگ، میاں جمال محمد نے یہ کتاب (کنز العمال) دیکھی تو ان کا خیال شریف اس کے مطالعے کی طرف مائل ہوا اور ان کا پاک باطن اُدھر متوجہ ہوا۔ میں سمجھ گیا اور خدام کتب کو حکم دیا کہ اس کی نقل تیار کریں، جب کتابت مکمل ہو جائے تو ایک نسخہ میرے لیے اور ایک نسخہ شیخ موصوف کے لیے ہو۔ شیخ نے فرمایا اس کی کتابت میرے حوالے کی جائے۔ چنانچہ وہ نقل ماہ رجب، سال ایک ہزار اکتیس [۱۰۳۱] میں مکمل ہوئی۔ جب میں نے دیکھا کہ نقل شدہ نسخہ، منقول عنہ نسخہ سے بہتر ہے تو میں نے وہ نقل شیخ کو ہدیہ کر دی، جو اپنے نام کی طرح علم و فضل کا جمال ہیں۔ شیخ نے مجھے دعادی اور میں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ میں نے حدیث کی کتابیں اہل اشخاص میں تقسیم کیں۔ اللہ کی بار بار تعریف ہے۔

تحریر کرنے والا عبدالرحیم بن محمد بیرم، اُن پر بخشش ہو۔

مہر: اہل حق کے راستے کی خاک عبدالرحیم۔

یادداشت کا تجزیہ

- اس مختصر یادداشت سے عبدالرحیم کی سیرت کے کئی پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ اگرچہ اس کے بارے میں یہ باتیں پہلے سے بھی معلوم ہیں، لیکن اس تحریر کے ذریعے دوبارہ تائید ہوتی ہے۔ جیسے:
- وہ عربی زبان کا بھی ماہر تھا اور عربی تحریر لکھ سکتا تھا۔
 - مشائخ اور علما سے محبت اور احترام سے پیش آتا تھا۔ مشائخ اور علما بھی اس سے محبت کرتے تھے۔
 - اس کے گھر پر علمی مجالس منعقد ہوتی تھیں۔ ان مجالس میں کتب کی موجودگی میں مباحث ہوتے تھے۔
 - وہ کتابوں کی نقول اپنے لیے اور اپنے حلقہ احباب کے لیے تیار کرواتا تھا۔
 - وہ اپنے دوستوں میں ان کے ذوق اور اہلیت کے مطابق کتابیں تقسیم کرتا رہتا تھا۔
 - اس یادداشت میں حدیث اور کنز العمال سے شغف رکھنے والے جس عالم دین کا ذکر عبدالرحیم نے بہت احترام سے الشیخ الکامل الفاضل المجد میان جمال محمد نام سے کیا ہے اور دوسری جگہ ان کے بارے میں شیخ الذی ہو کاسمہ جملاً للعلم و الفضل (شیخ جو اپنے نام کی طرح علم و فضل کا جمال ہیں) جیسے توصیفی کلمات لکھے ہیں، ان کے بارے میں سر دست معلوم نہیں ہو سکا۔ لقب ”میاں“ عام طور پر

ہندوستان میں ہندوستانی بزرگوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرین قیاس ہے کہ یہ ہندی الاصل بزرگ تھے۔ اُس دور میں ملتے جلتے ناموں سے کچھ علمائے دین کا سراغ ملتا ہے، لیکن ان کی میاں جمال محمد پر تطبیق کے لیے ان کا عبدالرحیم سے تعلق اور رجب ۱۰۳۱ھ میں یقید حیات ہونا ثابت کرنا ہوگا۔ مآثر رحیمی میں شیخ جمال الدین محمد بن علامہ مولانا قطب الدین محمد استر آبادی کا ذکر ہوا ہے، جو شاہ طہماسب اول کی وفات (۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء) کے بعد ایران سے نوجوانی میں ہندوستان جا کر عبدالرحیم کے دربار میں منظور نظر ہوئے اور بہت تکریم و عزت پائی۔ چند سال ملازمت میں رہے اور انعام و جاگیر پا کر واپس وطن کاشان چلے گئے اور قال اللہ، قال رسول اللہ میں مصروف ہو گئے۔ مآثر رحیمی کے مصنف نے انھیں کاشان میں دیکھا تھا اور ان کے بارے میں یہ جملہ لکھا ہے: شیخ مذکور در کاشان بہ دعا گوئی ایشان [یعنی عبدالرحیم] اشتغال دارد۔ بچوں کہ مآثر رحیمی کی تصنیف کا زمانہ ۱۰۲۵ھ ہے، اور کنز العمال کے نسخہ بجا را کی یادداشت ۱۰۳۱ھ میں لکھی گئی، یقیناً وہ کوئی دوسری شخصیت ہیں۔ اسی دور میں مولانا جمال الدین محمد لاہوری مشہور بہ مولانا جمال تلم تھے جن کا ذکر ملا عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ (زمانہ تصنیف: ۹۹۹-۱۰۰۴ھ / ۱۵۹۱-۱۵۹۶ء) میں کیا ہے۔^۸ ایک شیخ جمال محدث (وفات: شوال ۱۰۷۸ھ / ۱۶۶۸ء) گزرے ہیں، محمد فاضل ترمذی اکبر آبادی (وفات ۱۱۰۶ھ / ۱۶۹۴ء) نے ان کا قطعہ تماریح و وفات لکھا ہے:

عالم بے نظیر شیخ جمال
 عارف ذات ایزد متعال
 بہ عجم عالم و محدث بود
 بہ عرب لیک کسب علم نمود
 رفت زین خاکدان حزن و ملال
 سوی فردوس در مہ شوال
 عقل تاریخ از شواہق خلد
 گفت: ”دادہ جمال رونق خلد“^۹

”دادہ جمال رونق خلد“ مادہ تاریخ سے ۱۰۷۸ برآمد ہوتا ہے۔ خود شیخ علی متقی کے نام ور شاگردوں میں شیخ جمال الدین محمد بن طاہر محدث پٹی گزرے ہیں لیکن ان کا سال وصال ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء ہے۔^{۱۰}

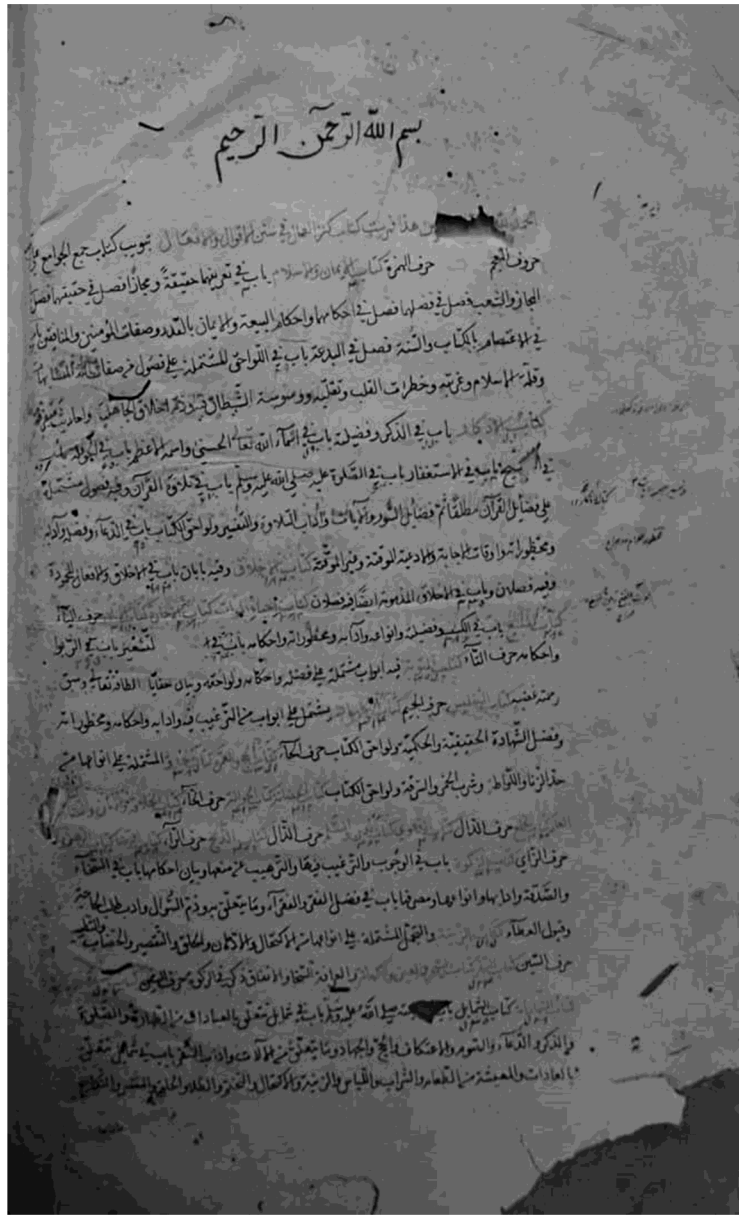
حواشی و استنادات:

- ۱۔ یہ ترجمہ ۱۳۰۸ھ میں، میرزا محمد شیرازی ملک الکتائب نے بمبئی سے تجارب الملوک نام سے شائع کیا۔ یہ اشاعت بے حد مغلوں اور ناقص ہے۔ حتیٰ کہ سرورق پر مترجم کا نام خان خانان بیرام خان چمپا ہے۔ ڈاکٹر روشن آرام حومہ، استاد شعبہ فارسی جامعہ کراچی نے اس فارسی ترجمے پر بطور پنی ایچ ڈی مقالہ، تہران یونیورسٹی میں کام کیا تھا لیکن وہ بھی تاحال شائع نہیں ہو سکا۔
- ۲۔ مآثر رحیمی اصل فارسی متن بہ تصحیح محمد ہدایت حسین، ایڈیٹریک سوسائٹی، گلگتہ سے ۱۹۲۴-۱۹۲۷ء میں تین جلدوں میں شائع ہوا۔
- ۳۔ شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۲ء، ۷۸ صفحات۔ ڈاکٹر سید حسین جعفر طیم شعبہ فارسی کراچی یونیورسٹی سے وابستہ رہے۔ اب سبک دوش ہو چکے ہیں۔ یہ ان کا تہران یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کا مقالہ تھا۔
- ۴۔ مآثر رحیمی، چاپ عبدالحسین نوابی، تہران، انجمن آثار و مفاخر فرهنگی، ۲۰۰۲ء، ج ۳، ص ۹۳۴-۹۴۱؛ شرح احوال و آثار عبدالرحیم خان خانان، ص ۳۱۹-۳۲۲
- ۵۔ اس کتب خانے کے شعبہ مخطوطات و نوادر میں تقریباً تین سو عربی، فارسی اور ترکی مخطوطات محفوظ ہیں، جن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ (یہ فہرست غالب قریان اف اور Florian Schwarz نے مرتب کی اور بخارا سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔) تمام مخطوطات جلدیں بند ہوا کر، نہایت حفاظت کے ساتھ شیخ کی الماریوں میں رکھے ہیں۔ کچھ خاص مخطوطے الگ شوکیسوں میں نمائش کی غرض سے پڑے ہیں۔ کنز العمال انجمنی میں شامل تھا۔
- ۶۔ عبدالحق محدث الدہلوی، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، ورق ۱۰ الف، مخطوطہ قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی، نمبر N.M.1966-135؛ کنز العمال متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کی اولین اشاعتوں میں مرتبہ مولوی محمد وحید الزمان ہے جو دائرہ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن سے ۱۳۱۲-۱۳۱۳ھ میں آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی۔ (احمد خان، معجم المصطبوعات العربیة فی شبہ القارة الهندیة الباكستانية منذ دخول المطبعة الیہا حتی عام ۱۹۸۰م، ریاض، ۱۳۲۱ھ / ۲۰۰۰ء)
- ۷۔ مآثر رحیمی، چاپ نوابی، ج ۳، ص ۴۹-۵۰
- ۸۔ منتخب التواریخ، بہ تصحیح مولوی احمد علی، بامقدمہ توفیق سبحانی، تہران، انجمن آثار و مفاخر فرهنگی، ۲۰۰۰ء، ص ۷۱-۷۲
- ۹۔ محمد فاضل ترمذی اکبر آبادی، مسخرو النواصلین، تصحیح و تحقیق مہر داد اکبری، قم، انتشارات ابوالحسنی، ۲۰۱۹ء، ص ۱۴۵
- ۱۰۔ محمد ہدایت حسین، المتقی الہندی، مقالہ مشمولہ: ”اردو دائرہ معارف اسلامیہ“، لاہور، ۱۹۸۵ء، جلد ۱۸، ص ۵۰۵

[راقم السطور، علامہ مفتی حق النبی سکندری (سندھ کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے نہ صرف عبدالرحیم کی عربی یادداشت کی قرائت میں میری مدد فرمائی بلکہ اس کا سلیس اردو ترجمہ بھی املا کروایا۔ نیز بخارا میں اپنے دوست اشرف خواجہ اف کا سپاس گزار ہوں جنہوں نے کنز العمال کے اس نسخے کی معیاری تصاویر مہیا کیں۔]

اللہ اکبر والحمد للہ
 اتفق یوم سبت ایام ربیع الاول الداخل فی الف وعشرون وتسع مجاہدات وحوادث العالیہ
 الدین اجمعہم واکرمہم وجمہم بجمونی ونبیہا قدوسی وکان الحق فی یدی والجلس مشورین بالکتاب العلیہ
 من التفسیر والحدیث والحکمہ والادب وادبہم اذ جاء کتاب کثر العمال الذر الفہم الشیخ الکامل الصبی
 البحر الزاخر جلال الدین السیوطی المصنف الذر فیل انہ محمد د المائتہ الثمانیہ وکان الکتاب
 بلا ترتیب وبتویب ولونوبہ عالم ادعایہ با دراکر حدیث بعضہم وجرانہ ویقع فی تصدیح
 کثیر وفتیش عدید واذ قد وجد الشیخ المتوفی حال الکتاب ہذا شمر عن الطہ والاجتہاد ذیلہ
 وتوجہ الی ترتیب الاحادیث ووضع کل حدیث فی موضعہ الذر یلیق بہ وتویب
 وصوب وسماء کثر العمال والحق ان التوفیق بہذا الترتیب والتبویب مقبول عند اللہ وکثیرہم
 للعلماء والقاریین عن تصدیحہم وطارال الشیخ الکامل الغافض المجدد علی محمد
 فکند الکتاب حال خطاہ الشریف بظالفتہ وتوجہ علیہ فی ما ظنہ النقی فتمت وانحرت
 لخدمہ اللقب ان استکبہ واذ استکبہ وکمل وکم واحد الی واحد وواحد الی واحد
 فقال الشیخ ان اجعلوا استکتابہ بکجو الی وکمل فی رجب من سنۃ احد وثلاثین الف
 وادارایت قط المنقول علی احسن مع کتابہ المنقول جعلت المنقول حدیث
 للشیخ الذر هو کانیم جبالاً للعلم والفضل وخلف الشیخ دعاءہ لی وشکرت اللہ
 لتوفیق الکتاب الحدیثی عند اهل محمد الہ ثم حمد الہ حمد الرحمن ان محمد علی محمد علی

عبدالرحیم خان خانان کی تحریر مع مہر، کنتر العمال، بول علی سینا کتب خانہ، بخارا، مخطوطہ نمبر ۶۰/۱۱۰۰



فہرست مضامین کتب العمال، بو علی سینا کتب خانہ، بخارا، مخطوطہ نمبر ۶۰/۱۱۰۰



عبدالرحیم خان غاناں کی مہر، کنز العمال، یو علی سینا کتب خانہ، بخارا، مخطوطہ نمبر ۶۰/۱۱۰۰



واقف کی مہر، کنز العمال، یو علی سینا کتب خانہ، بخارا، مخطوطہ نمبر ۶۰/۱۱۰۰

Abstract

This article introduces the rare manuscript of *Kanzul Ammal* by Shaikh Ali Muttaqi presently housed in the well-stocked library of Bukhara, Uzbekistan. The manuscript has the stamp and notes in Arabic language written by Abdur Raheem Khan-e Khanan (1554-1626) as he used to write his remarks on each book entered in his library revealing Khanan knew Arabic language. He respected Islamic scholars and vice versa; held scholarly sittings in his house meant to discuss books; got the text of book prepared for himself and his friends; and distributed books among his friends. The article provides Urdu translation of the remarks of Khanan contained. Khanan is said to hold a personal library containing thousands of books. Some of the manuscript housed in his library have so far been surfaced. The article gives images of Khanan's stamps and his remarks on the manuscript in the end. Moreover, the article mentions the works of Urdu, English and Persian published on him so far.

Keywords: Kanzul Ammal, Shaikh Ali Muttaqi, Abdul Raheem Khan-e Khanan, library of Bukhara